OPEN ACCESS
Al-Aẕvā الاضواء
ISSN 1995-7904 ;E 2415-0444
Volume 39, Issue, 62, 2024
www.aladwajournal.com

جدید تولیدی نظام کی جہات کا فقہی مسالک کی روشنی میں جائزہ (ایک تعارف)

An Analysis of the Dimensions of the Modern Reproductive System in the Light of Islamic Jurisprudential Schools (An Introduction)

Sidra Rasool
Lecturer, Department of Islamic Studies
Lahore College for Women University, Jail Road, Lahore, Pakistan

Abdul Wahid
Assistant Professor, Comsats University Islamabad, Attock Campus, Pakistan

Sumaira Zafar
Phd Scholar, Lahore College for Women University, Lahore, Pakistan

KEYWORDS

Islam; Islamic Jurisdiction; Fiqh; Technology

Date of Publication: 30-12-2024

CC BY

Abstract

Islam grant permission not only seeking cure of infertility but also encourage. In this paper Islamic Jurisdiction and Laws through international Fiqh committees and academies and Islami Nazriaty Council Pakistan on Assisted Reproductive Technology has been discussed thoroughly. Islamic Schools of Thought Sunni and Shia both have totally different perspective on ARTs. Multiple dimensions and usages of ARTs are being in practice all over the world and encourage by all communities like Test Tube baby, Surrogacy and Gender Selection are commonly in practice. Being Muslim it is obligatory to find out the right way in the light of Quran and Sunnah.Islamic Laws allows all assisted reproductive technologies (ARTs), provided that the source of the sperm, ovum, and uterus comes from a legally married couple during the span of their marriage. Islam never allow third party should intrude upon the marital functions of sex and procreation. Surrogacy is not accepted in Islam. And Gender

selection through (ATRs) is permitted with some conditions, preservation of an excess number of fertilized embryos through cryopreservation is allowed for further more practice and may be transferred to the same wife or other wife of same husband in a successive cycle, while the marriage is intact. Using frozen sperm after the death of the husband is not permitted. This paper will sort out the queries in modern age Muslim communities.

بنی نوع انسان کی بقاء کے لئے افزائش نسل ایک کلیدی امر ہے انسان کی بنیادی ضرورتوں اور حاجتوں میں اولاد بھی شامل ہے، ہر انسان میں اولاد کے ہونے، اس کو پالنے پوسنے، گود میں کھلانے، ان کو تعلیم دلانے، ان کے مستقبل کی فکر اور منصوبہ بندی کرنے کی شدید خواہش ہوتی ہے۔ یہ ضرورت اور خواہش جب سے انسان معرض وجود میں آیا ہے موجود ہے اور آخر تک رہے گی۔ یہی بات قرآن مجید میں یوں بیان کرتا ہے:

"الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا "(مال واولاد تو دنیا کی ہی زینت ہے)[1]۔

اولاد کا نا ہونا یا بانجھ پن لاکھوں لوگوں کو متاثر کرتا ہے اور اس کا اثر ان کے خاندانوں اور برادریوں پر پڑتا ہے۔ [2] بانجھ پن کی بے شمار وجوہات ہیں اور اس کے علاج کے لئے جدید طبی سائنس نے بہت قابل قدر علاج ایجاد کیے ہیں جن کو معاون تولیدی تکنیک(Assisted Reproductive Technologies (ARTs کہا جاتا ہے۔ اس مضمون میں جدید تولیدی نظام کے مختلف طریقوں، ان کے استعمالات اور ان پر فقہی مباحث شامل ہیں۔

بانجھ پن کیا ہے؟

بانجھ پن کی تعریف ایک جوڑے کے 1 سال کے باقاعدہ، غیر محفوظ جماع کے بعد حمل نہ ٹھہرنے کے طور پر کی جاتی ہے۔ صحت مند جوڑے کے لیے قدرتی سائیکل کی افزائش، یا کسی جوڑے کے حاملہ ہونے کا امکان 20-25٪ ہے، تقریباً 10-15 فیصد جوڑے بانجھ پن کا تجربہ کرتے ہیں اور حاملہ ہونے کی کوشش کرنے کے 1 سال کے بعد بانجھ پن کے لیے جوڑے کا جائزہ لینا مناسب ہے [3]۔ انسانی فطرت میں بچوں کی خواہش ہے، کیونکہ قرآن میں مومنوں کی دعاؤں میں سے ایک دعا ہے۔رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا(اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا)[4] بانجھ پن کا علاج تلاش کرنا مستحب ہے۔

قرآن پاک میں بانجھ پن کے لیے لفظ "عقیم[5]" استعمال ہوا ہے اور چند صورتیں بیان کی گئی ہیں جو بانجھ پن کے مسئلے کے بارے میں صحیح بصیرت حاصل کرنے میں ہماری مدد کرتی ہیں۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیم اور ان کی بیوی سارہ کی کہانی کو بیان کیا ہے: "انہوں (فرشتوں) نے اس (حضرت ابراہیم) کو ایک علم والے لڑکے کی

بشارت دی۔ پس ان کی بیوی آگے بڑھی اور حیرت میں آکر اپنے منہ پر مار کر کہا کہ میں تو بڑھیا ہوں اور ساتھ ہی بانجھ۔ "[6] بانجھ ہونے کے باوجود سارہؑ اپنے اللہ اور اپنے شوہر کے ساتھ مخلص اور وفادار رہیں اپنی قسمت پر راضی رہیں، حضرت حاجرہؑ کو حضرت ابراہیمؑ کے عقد میں دیا تاکہ وہ اولاد حاصل کر سکیں، تو اللہ تعالی نے ان حضرت اسحاقؑ سے نوازا۔ حضرت ابراہیمؑ کی مثال کے طرح حضرت زکریا جو اپنی بانجھ بیوی کے وفادار اور معاون رہے، کی دعا ہے۔" اور زکریا (علیہ السلام) کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب سے دعا کی اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ، تو سب سے بہتر وارث ہے۔ ہم نے اس کی دعا قبول فرما کر اسے یحیٰ (علیہ السلام) عطا فرمایا اور ان کی بیوی کو ان کے لئے درست کر دیا۔"[7] بانجھ ہونا مرد یا عورت کو کسی سے کمتر نہیں کرتا۔ زکریا علیہ السلام کی طرح اللہ سے اولاد کی نعمت کی دعا مانگنی چاہیے۔

آپ ﷺ نے فرمایا" ایسی عورتوں سے شادی کرو جو بہت محبت کرنے والی اور بہت بچے جننے والی ہوں۔ بلاشبہ میں تمہاری کثرت سے دیگر امتوں پر فخر کرنے والا ہوں۔[8]

مصنوعی طریقہ تولید یا معاون تولیدی تکنیکیں Assisted Reproductive Technologies (ARTs)

معاون تولیدی ٹیکنالوجی (ART) سے مراد بانجھ پن کے علاج کے طریقے جو عورتوں میں حمل ٹھہرنے میں مشکلات پیش آنے یا ناکامی میں مدد کر سکتے ہیں۔ اے آر ٹی تکنیکوں میں کامیاب حمل سپرم یا ایمبریو کی ہیرا پھیری شامل ہے۔[9] (ART) آج بہت سے مختلف مقاصد کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔

سب سے پہلے، بے اولاد / بانجھ جوڑوں کی مدد کے طور پر اے آر ٹی کا استعمال ہے۔

دوسرا، جینیاتی مقاصد کے لیے استعمال کر سکتے ہیں یا حمل کی پیچیدگیوں سے بچ سکتے ہیں۔ کچھ لوگ ART کو زرخیزی کے علاج یا طبی طور پر معاون تولید کے طور پر بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس کا استعمال مرد پارٹنر کے بغیر خواتین کو عطیہ دہندگان کی طرف سے فراہم کردہ سپرم کا استعمال کر کے بچے پیدا کرنے کے لیے بھی کیا جاتا ہے۔

اسلامی قانون بغیر کسی طبی جواز کے اے آر ٹی کے کسی بھی استعمال کو روکتا ہے۔ خود ساختہ واحد زچگی یا والدیت، جیسا کہ ہم جنس پرستوں یا ہم جنس پرستوں کے لیے بچوں کی خواہش ہے، اسلامی قانون کی دفعات کی سخت منافی ہے۔ ART طریقہ کار کی کئی قسمیں ہیں جن میں مختلف تکنیکیں اور تولیدی خلیات شامل ہیں۔ ایک ڈاکٹر مشورہ دے سکتا ہے کہ کون سا ART حالات کے لحاظ سے سب سے زیادہ موزوں ہو گا۔ سب سے عام قسم ان وٹرو فرٹیلائزیشن (IVF) ہے۔[10]

- IVF ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے عورت، ہارمونل شکست وریخت کے ذریعے بیک وقت کئی اووا (بیضہ) پیدا کرتی ہے۔ یہ بیضہ الٹراسونک رہنمائی کے تحت عام طور پر اندام نہانی کے ذریعے یا پیٹ کی دیوار کے ذریعے مناسب وقت پر سوئی کے ذریعے انجکشن لگایا جاتا ہے۔ لیبارٹری میں، شوہر کے

سپرمز (مادہ منویہ) ان بیضہ کو فرٹیلائز کرتے ہیں۔ چار سے آٹھ خلیوں کے مرحلے تک پہنچنے والے کامیابی کے ساتھ فرٹیلائزڈ اووا (زائگوٹس) کو بچہ دانی میں منتقل کیا جاتا ہے۔ اس مقام پر، منتقل شدہ زائگوٹس (پری ایمبریوز) کی امپلانٹیشن شروع کرنے کے لیے بچہ دانی کو ہارمونز کے ذریعے تیار کیا گیا ہے۔ موجودہ کامیابی کی شرح، جو زندہ پیدائش کے نتیجے میں فرٹیلائزیشن کے ذریعے ماپا جاتا ہے، 20 اور 30٪ کے درمیان ہے۔[11]

- انٹرا سیٹوپلاسمک سپرم انجیکشن Intracytoplasmic sperm injection :(ICSI) ایک ہی سپرم کو انڈے میں انجیکشن لگانا شامل ہے۔
- گیمیٹ انٹرافیلوپیئن ٹرانسفر Gamete intrafallopian transfer (GIFT) بیضہ دانی سے انڈوں کو اکٹھا کرنا اور انہیں سپرم کے ساتھ ایک پتلی ٹیوب میں رکھنا شامل ہے۔
- Zygote intrafallopian Transfer (ZIFT): ART کی ایک اور قسم
- بیضہ اور ایمبریو کریوپریزرویشن: Egg and embryo cryopreservation مستقبل کے استعمال کے لیے انڈوں اور ایمبریو کو منجمد کرنا شامل ہے۔
- بیضہ اور ایمبریو کا عطیہ: Egg and embryo donation عطیہ کیے گئے بیضہ یا ایمبریو کا استعمال شامل ہے۔
- سروگیسی: Surrogacy جوڑے کے مرد پارٹنر سے نطفہ کے ساتھ اجرت پر عورت کو حاملہ کرنا شامل ہے۔
- حملاتی کیریئر: Gestational carrier ایک عورت میں جنین کی پیوندکاری شامل ہے جو حیاتیاتی طور پر جنین سے متعلق نہیں ہے۔[12]

ایک ڈاکٹر مشورہ دے سکتا ہے کہ مریض کے حالات کے لیے کون سا اے آر ٹی زیادہ موزوں ہے۔ اے آر ٹی کی سفارش کی جاسکتی ہے جب دوسرے علاج کامیاب نہ ہوں، یا جب شدید مردانہ بانجھ پن، اینڈومیٹرائیوسس، یا نلی کی رکاوٹ ہو۔

ART کے نقصانات

ART علاج کے بعد حمل کے نتائج عام طور پر اتنے سازگار نہیں ہوتے جتنے قدرتی طور پر حمل ٹھہرنے کے ہوتے ہیں۔ اس میں خطرے کا تناسب ایک سے زیادہ حمل ٹھہرنے یعنی جڑواں اور تین بچوں کے حمل کے بڑھتے

ہوئے خطرے کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کیونکہ حمل کے امکانات کو بڑھانے کے لیے ایک سے زیادہ جنین یعنی ایمبریو ٹرانسفر کے ساتھ IVF سے داخل کیے جاتے ہیں۔ اس کے مطابق، حمل کے ابتدائی نقصان، اسقاط حمل کی کل شرح اور مردہ پیدائش کی شرح عام آبادی کے مقابلے میں بلند ہے۔

ماں کے لیے بیضہ دانی کے ہائپر سٹیمولیشن کا خطرہ کم ہوتا ہے جو کہ ایک سنگین پیچیدگی ہے۔ پری لیمپسیا، حمل کی ذیابیطس، نال پریویا، نال کی خرابی، اور سیزرین ڈیلیوری کے لیے بھی بلند خطرات ہیں۔ ART حمل کے لیے حمل چھوٹے ہوتے ہیں اور سنگلٹن اور جڑواں بچوں کی پیدائش کا وزن کافی حد تک کم ہو جاتا ہے۔ ملٹی فیٹل حمل، خاص طور پر ہائی آرڈر متعدد حمل کے سماجی اور معاشی نتائج اہم ہیں، جیسا کہ ماں اور بچے کے لیے خطرات، اس سے منسلک جنین اور زچگی کی پیچیدگیوں اور بڑھتی ہوئی لاگت ایک مسئلہ ہے، سنگل ایمبریو ٹرانسفر ضرب کے خطرے کو کم کر سکتا ہے لیکن حمل اور زندہ پیدائش کی شرح کم تھی۔[13]

معاون تولیدی تکنیکوں کی وجوہات

معاون تولیدی تکنیکوں کی سب سے بڑی وجہ بانجھ پن ہے، بانجھ پن کیا ہے ہم اوپر بیان کر چکے ہیں، اس علاوہ اکثر خواتین خاص طور پر پاکستان میں اسقاط حمل کا تناسب زیادہ ہوتا ہے، اس بیماری کو اٹھرا کہا جاتا ہے اٹھرا ایک زچگی کی بیماری ہے جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ متعدی ہے اور اسے تولیدی عمر کی خواتین کے لیے ایک خطرہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے، ناکام حمل (بے ساختہ اسقاط حمل، مردہ پیدائش اور نوزائیدہ اموات) ہیں۔ اور یہ ایک ایسی بیماری سمجھی جاتی ہے جو عورت کی تولیدی صلاحیت میں خلل ڈالتی ہے، جو کہ فطرت میں متعدی ہے اور اسقاط حمل اور بے اولادی کا سبب بنتی ہے۔ اٹھرا کی وجوہات میں سوشل میڈیا کا بڑھتا ہوا منفی استعمال، تولیدی صلاحیتوں کو ناجائز سرگرمیوں سے متاثر کرنا اور عائلی اور سماجی ذہنی خلفشار شامل ہیں۔ پاکستان میں پچھلے پانچ سالوں کے آبادیاتی اور صحت کے سروے میں ٪13 حمل اسقاط حمل سے ختم ہوئے اور ٪2 مردہ پیدائش سے۔[14]

اللہ سبحانہ تعالی پر ایمان اور توکل کی کمی بھی ATR کے استعمال کی ایک بڑی وجہ ہے۔ اللہ تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے: لِّلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ۔[15]

"آسمانوں کی اور زمین کی سلطنت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے جسے چاہے بیٹے دیتا ہے۔ یا انہیں جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے وہ بڑے علم والا اور کامل قدرت والا ہے۔"

دور جدید میں ATR کے بڑھتے ہوئے استعمال کی وجہ بعض معاملات میں عورتیں حاملہ ہی نہیں ہونا چاہتیں۔ یہ معاملہ شوبز، یورپ اور عرب کے امیر گھرانوں میں پھیلتا جا رہا ہے[16]۔ سنگل خواتین اور ہم جنس خواتین جوڑے

بھی مرد پارٹنر کے بغیر حمل حاصل کرنے کے لیے مصنوعی حمل اور عطیہ کرنے والے سپرم کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔ ان تمام وجوہات کے علاوہ کچھ عورتیں وزن بڑھنے، زچگی کی تکلیف سے، پیشہ Career ضائع ہونے کی وجہ سے، زچگی کے نفسیاتی امراض کے ڈر سے، بچے کے بد صورت ہونے کے ڈر سے معاون تولیدی تکنیکوں ARTs کو اپناتے ہیں۔

معاون تولیدی تکنیک کی معاشرے میں مستعمل جہات اور ان کے بارے اسلامی فقہی نقطۂ نظر

ٹیسٹ ٹیوب بے بی: IVF تکنیک کے ذریعے شوہر اور بیوی کا بیضہ اور مادہ منویہ لیب میں افزائش کروا کر واپس بیوی کے رحم رکھا جاتا ہے۔ جس سے بانجھ عورت میں حمل ٹھہرتا اور اس طرح بے اولادی کا علاج عام ہے اور اسلامی شریعہ میں قابل قبول ہے۔ اسلام میں تمام معاون تولیدی ٹکنالوجی کی اجازت ہے، اگر مادہ منویہ، بیضہ کا ذریعہ، اور انکیوبیٹر (بچہ دانی) قانونی طور پر شادی شدہ شوہر اور بیوی اور شادی کے عرصے کے دوران یہ تمام عمل ہو[17]۔ اسلام کے مطابق مرد یا عورت کو بانجھ پن کو قبول کرنا چاہیے اگر یہ قابل علاج نہیں۔ باوقار سائنسی اور مذہبی اداروں اور تنظیموں کی جانب سے رہنما خطوط جاری کیے جانے کے بعد معاون تولید کو بڑے پیمانے پر مختلف مسلم ممالک میں متعلقہ حکام نے قبول کیا۔ ان رہنما خطوط میں دارالافتا، قاہرہ (1980) کا فتویٰ اور اسلامی فقہ کونسل، مکہ (1984)، کویت میں اسلامی تنظیم برائے طبی سائنس (1983) (IOMS)، بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی 1986 میں، اور انٹرنیشنل اسلامک سینٹر فار پاپولیشن اسٹڈیز اینڈ ریسرچ، الازہر یونیورسٹی، مصر کا فتویٰ شامل تھا[18]۔

اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کا فتویٰ بھی یہی ہے۔ IVF کے طریقہ کار میں، بیضہ عورت سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور اسے 'ضرورہ' کی بنیاد پر 'استحسان' کے تحت لیبارٹری میں زرخیز کیا جا سکتا ہے۔[19]

سروگیسی: سروگیسی کی دو قسمیں ہیں، جزوی اور مکمل۔ جزوی یا روائتی سروگیسی Traditional Surrogacy میں، ایک شادی شدہ (یا غیر شادی شدہ) جوڑا کسی عورت کو "شوہر" کے منی سے مصنوعی طور پر حاملہ کرنے، سروگیٹ حمل کو معیاد تک لے جانے، اور پیدائش کے بعد، بچے کو طلب کرنے والے جوڑے کو دینے کا معاہدہ ہے۔ اس صورت میں، بچے کا پالنے والا باپ حیاتیاتی باپ، پالنے والی ماں، اور ایک حیاتیاتی پیدائشی ماں ہو گی۔ روائتی سروگیسی کی صورتیں درج ذیل ہیں:

1. نطفہ سماجی باپ یا جینیاتی باپ کا ہوتا ہے۔
2. نطفہ سروگیٹ ماں کے شوہر کا ہوتا ہے۔
3. نطفہ اجنبی کا یا عطیہ کیا جاتا ہے۔

مکمل سروگیسی Gestational Surrogacy میں، کمیشن کرنے والے جوڑے کو IVF کروایا جاتا ہے۔ IVF کے ذریعہ تیار کردہ جنین کو پھر سروگیٹ عورت کو منتقل کیا جاتا ہے۔ سروگیٹ بچے کو پیدائش کے وقت مانگنے والے / پالنے والے جوڑے کو دیا جاتا ہے۔ اس معاملے میں، حیاتیاتی والدین پرورش کرنے والے جوڑے ہیں، اور سروگیٹ پیدائشی ماں ہے۔ مکمل سروگیسی کی صورتیں درج ذیل ہیں:

1. زرخیزی کیا ہوا بیضہ Ovum اور نطفہ Sperm سماجی یا جینیاتی والدین کا ہوتا ہے۔
2. سماجی ماں کا بیضہ اجنبی کے نطفہ کے ساتھ زرخیزی کر کے سروگیٹ ماں کے رحم میں رکھا جاتا ہے۔
3. نطفہ سروگیٹ ماں کے شوہر کا لیا جاتا ہے بیضہ اجنبی عورت کا لے کر ان کو سروگیٹ ماں کے رحم میں رکھا جاتا ہے۔
4. زرخیزی کیا ہوا بیضہ اور نطفہ اجنبی زوجین کا ہوتا ہے۔
5. پانچویں صورت زرخیزی کیا ہوا بیضہ اور نطفہ دونوں غیر شادی شدہ مرد و عورت کے ہوتے ہیں۔

یہ آٹھ صورتیں ہیں اور اس کے علاوہ بھی ہو سکتی ہیں جو سمیعہ مقبول نیازی صاحبہ نے اپنے مضمون "اسلامی قانون اور ام المستاجر" میں ذکر کیا ہے۔ سروگیسی کے نظریے اور عمل کے سلسلے میں علماء کے دو گروہ ہیں ایک مانعین کا اور دوسرا قائلین کا پہلے مانعین کا ذکر کرتے ہیں۔

مانعین کے دلائل: دور جدید کے علماء اور فقہاء نے شدت سے رد کیا ہے، اور اس عمل کو غیر قانونی جنسی تعلق "زنا" کے مترادف قرار دیا ہے وہ اسلام کے مکمل نظام حیات اور عائلی نظام کی تعلیمات سے دلائل پیش کرتے ہیں۔

الف۔ قرآن نکاح کو توالد و تناسل کا واحد جائز ذریعہ بتاتا ہے:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ [20]

"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت نشانیاں ہیں۔"

ب۔ مرد کے نطفے سے کسی غیر عورت کو بارآور نہیں کیا جا سکتا۔ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ[21] جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ کسی دوسرے کی کھیتی کو اپنے پانی سے سیراب کرے۔ یعنی غیر عورت سے مباشرت کرے یا اسے اپنے نطفہ سے بارآور کرے۔

ج۔ اسلام نسب کی حفاظت پر شدت سے زور دیتا ہے جبکہ سروگیسی کے عمل میں نسب کا معاملہ مکمل مشتبہ ہو جاتا ہے۔ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ [22] اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی ماں نے اسے تکلیف

جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا) ا (اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے ہے۔

لسانی اور اسلامی طور پر، "جنم دینا" کے لیے عربی لفظ "ولاد" ہے، اور "ماں" کے لیے یہ والدہ ہے، یا "جنم دینے والی۔" قرآن کی ایک آیت کہتی ہے کہ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ "کوئی ان کی مائیں نہیں ہو سکتی سوائے ان کے جنھوں نے انہیں جنم دیا"[23]۔ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.[24]

"بچہ اسی کا ہوتا ہے جو جائز شوہر یا مالک ہو جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا ہو۔" اور حرام کار کے حصہ میں پتھروں کی سزا ہے۔

د۔ شرم گاہ کی حفاظت: جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں۔[25]

مولانا سیف اللہ رحمانی نے اپنی تصنیف "جدید فقہی مسائل" کی جلد پانچ میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ضمن میں۔ مولانا امین عثمانی 'جامعہ ملیہ اسلامیہ نیو دہلی انڈیا' اور اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے سیکرٹری ہیں 2015ء کے اکیڈمی کے اجلاس میں۔ دکتور وھبہ الزحیلی (رکن مجمع الفقہ الاسلامی) اپنی تصنیف "الفقہ الاسلامی وادلتہ" میں مجمع الفقہ الاسلامی کے تیسرے اجلاس اس موضوع پر جو قرارداد پاس کی گئی جس میں ٹیسٹ ٹیوب اور سروگیسی طریقہ تولید کی وضاحت میں ہے کہ ٹیسٹ ٹیوب اور سروگیسی طریقہ تولید کی جو صورتیں اوپر بیان کی گئی ہیں ان میں صرف دو صورتوں کے علاوہ تمام حرام ہیں، جائز صورتوں میں تلقیح کیا ہوا نطفہ اور بیضہ شوہر کی اپنی ہی بیوی کے رکھا جائے اور اگر دوسری عورت کے رحم میں رکھنا مقصود ہو تو شوہر کی دوسری منکوحہ بیوی ہو نا کہ غیر یا نا محرم عورت کے رحم میں رکھا جائے۔ اگر فریقین کے درمیان کوئی معاہدہ ہو بھی جائے تو نسب کی الجھن، جو سروگیسی کے ان انتظامات میں ناگزیر ہے اور جو اسلامی قانون میں بڑی اہمیت کا حامل ہے، سروگیسی کو ممنوع قرار دیتی ہے۔ اگر ممانعت کے باوجود سروگیسی کی جاتی ہے تو یہ اسلامی اسکالرز کا اتفاق ہے کہ پیدائشی ماں ہی "حقیقی" ماں ہے۔

قائلین کے دلائل: دکتور یوسف قرضاوی نے "فتاویٰ معاصرہ" کے سلسلۂ کتب میں "قضايا عملية تتنظر احكامها الشرعة" میں[26] ۔ڈاکٹر عبد المعطی بیومی، "رکن مجمع البحوث الاسلامیہ وسابق پرنسپل کلیۃ اصول الدین جامعۃ الازہر (مصر) نے[27]۔ سمیعہ مقبول نیازی جو کہ 'بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد میں "شریعہ اور قانون" کے خواتین کیمپس میں شعبے کی چیرمین اور اسسٹنٹ پروفیسر[28] ہیں سروگیسی کو "رضاع" کے مسئلے پر قیاس کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جس طرح شریعت نے بچے کو ماں کے علاوہ کسی دوسری عورت کے لئے دودھ پلانا جائز قرار دیا ہے بچہ اس کے دودھ سے تغذیہ حاصل کرتا اور پرورش پاتا ہے۔ اسی طرح جنین کی تشکیل اصلاً شوہر کے نطفہ اور بیوی کے بیضہ سے ہو جاتی ہے، کسی دوسری عورت کا رحم اس کو صرف غذا فراہم کرتا ہے، اس لئے اگر کچھ احتیاطی تدابیر اختیار کی

جائیں، مثلاً یہ کہ رحم پیش کرنے والی عورت اگر شادی شدہ ہے تو اس زمانے میں اس کا شوہر اس سے مباشرت نہ کرے، تاکہ اختلاط نسب کا خدشہ نہ پایا جائے تو اس صورت کو جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان، فقہ اکیڈمی انڈیا، مجمع فقہ اسلامی جدہ، رابطہ عالم اسلامی مکہ، سے مسلم فقہا کے احکام کے مطابق سروگیسی کی کسی بھی شکل کی عام ممانعت ہے۔ تاہم، اگر کوئی انتہائی ضرورت (ضرورہ) ہو، جیسے کہ عورت کا بچہ دانی نہیں ہے یا اس کی بچہ دانی جراحی سے نکال دی گئی ہے، تو سروگیٹ کے لیے ایک استثناء (رخصہ) دیا جاسکتا ہے جو اس کی دوسری بیوی بھی ہے، شوہر دوسری بیوی کو مہر، نفقہ اور سکنہ فراہم کرے گا۔[29] اسلامی فقہ کونسل، مکہ نے 1984 میں یہی فتویٰ دیا، 1985 میں اس سے اپنی منظوری واپس لے لی۔[30]

جنس کا انتخاب Gender Selection

جنس کا انتخاب یا غیر پیدائشی بچوں کے لیے مخصوص صنفی ترجیح اب بھی مختلف ممالک میں مختلف وجوہات کی بنا پر ایک متنازعہ مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ "کیا ہمارا لڑکا ہے یا لڑکی؟" پہلی چیزوں میں سے ایک ہے جس کے بارے میں ممکنہ والدین سب سے زیادہ تعجب کرتے ہیں۔ حمل کے دوران، مستقبل کے بچے کی جنس جاننے کے خواہشمند جوڑے حمل کے شروع میں الٹراساؤنڈ، کروموسوم تجزیہ یا جنین کے ڈی این اے کی جانچ کا استعمال کرتے ہیں، تاکہ اس کا جواب پیدائش سے مہینوں پہلے معلوم کیا جاسکے۔ ایک اندازے کے مطابق 50-70٪ والدین حمل کے دوران اپنے مستقبل کے بچے کی جنس جاننا چاہتے ہیں۔ معاون تولیدی تکنیک کو یکساں طور پر بچے کی جنس کے انتخاب اور کسی خاص جنس (مرد یا عورت) کی تلاش کے لیے استعمال کیا جارہا ہے جو زرخیز جوڑوں کے ذریعے IVF کا سہارا لیتے ہیں تاکہ وہ ترجیحی جنس حاصل کرسکیں۔ جدید طبی تحقیقات کے نتیجہ میں جنس کی تعیین میں ڈاکٹروں نے کامیابی حاصل کرلی ہے، اور ہمارے ملک سمیت دنیا کے بے شمار ممالک میں اس پر عمل ہو رہا ہے۔

جنس جنین کی تعیین و دوادع: یہ سوال اہم ہے کہ کن اسباب کی بنیاد پر کسی خاص صنف کو دوسری صنف پر ترجیح دی جاتی ہے؟ اس کے کئی اسباب ہیں:

اقتصادی و معاشی وجوہ: اقتصادی و معاشی طور پر مرد بالعموم خاندان کا کمانے والا فرد شمار ہوتا ہے، بوڑھے والدین کی مدد کرنے، خاندان کے اندر جائیداد رکھنے یا خاندان کی معاشی حیثیت میں زیادہ حصہ ڈالنے کے لیے بیٹوں پر انحصار کرتے ہیں۔

امراض سے حفاظت: اس کا استعمال قبل از امپلانٹیشن تشخیص PGD کے ذریعے جنسی طور پر منتقل ہونے والی جینیاتی اور کروموسومل بیماریوں سے بچنے کے لیے بھی کیا جاتا ہے جو کسی خاص جنس میں ہوتی ہیں، جیسے ہیموفیلیا، پلانٹر فاسائٹس، Duchenne muscular dystrophy (DMD), Lesch-Nyhan syndrome,

and ectodermal dysplasia۔ اس طرح ایک مہلک بیماری جسے x-linked hydrocephalus کہا جاتا ہے، جو تقریباً ہمیشہ لڑکوں کو متاثر کرتی ہے۔ جنس کا انتخاب شاید ایسے خاندانوں کے لیے مددگار ہے۔

انفرادی اور معاشرتی اسباب: بیٹوں کے لیے مضبوط ثقافتی ترجیحات کی وجہ سے، چین، آرمینیا، آذربائیجان، جنوبی کوریا اور ہندوستان جیسے ممالک میں جنسی تناسب میں نمایاں تفاوت سامنے آیا ہے۔ لڑکوں کے لیے اس یک طرفہ ترجیح کی وضاحت اکثر صنفی توقعات سے کی جاتی ہے جو خاندان کے نام کو برقرار رکھنے، مخصوص مذہبی رسومات ادا کرنے، ہندوستان میں لڑکی کو متوقع شوہر کو جہیز دینا پڑتا ہے اور لڑکی کے والد کو یہ ذمہ داری اٹھانی پڑتی ہے۔ اگر اس کی تین یا چار لڑکیاں ہوں تو اخراجات ناقابل برداشت ہو جاتے ہیں (جب تک کہ وہ دولت مند نہ ہو) اور ایسی صورت حال سے بچنے کے لیے وہ اسقاط حمل یا بچے کو قتل کرنے کا انتخاب کرتا ہے۔ مختلف ممالک اور ترجیحات میں لڑکیوں پر لڑکوں امتیاز اکثر خاندانی تشدد، خواتین کے اسقاط حمل، اور طلاق یا دوبارہ شادی کا باعث بنتی ہے۔

جنس کے انتخاب کے طبی و علاجی طریقے

جدید تولیدی تکنیک قابل اعتماد جنسی انتخاب کا علاج پیش کرنے کے قابل ہے۔ جنس کے انتخاب کی ٹیکنالوجیز کو حمل کے بعد کی تکنیکوں اور حمل سے پہلے کی تکنیکوں کے درمیان وسیع پیمانے پر تقسیم کیا جا سکتا ہے اور ان کا انعقاد طبی یا سماجی ('غیر طبی') وجوہات کی بنا پر کیا جاتا ہے۔

مصنوعی بارآوری کا طریقہ Gender Selection Through Test Tube Baby

حمل سے پہلے کی تکنیکوں میں ٹیسٹ ٹیوب میں بارآور شدہ نطفے میں جنین کی جنس معلوم کر کے مطلوب جنس کو دوبارہ رحم مادر میں منتقل کیا جاتا اور بقیہ نطفوں کو ضائع کیا جاتا ہے۔ عورت کی ناف کے نیچے چھوٹا سا شگاف کر کے، لیپروسکوپ (Laparoscope) ایک آلہ ڈالا جاتا ہے عمل جراحی سے پختہ بیضے حاصل کر کے مرد کے حاصل شدہ نطفوں سے کروموسوم کے مطالعے کے ذریعے ملایا جاتا ہے۔ بارآور شدہ بیضوں کو "کنولا" ٹیوب کے ذریعے رحم مادر میں پہنچا کر نمو وافزائش کے دیگر مراحل طے کر کے مکمل بچے کی شکل میں جنم لیتا ہے۔ اس طریقہ میں کامیابی کا تناسب سب سے زیادہ ہے۔

حفاظتی انجکشن اور ہارمونی دوائیں

عورت کو ــ مردانہ یا نسوانی ــ کسی ایک خاص جرثومے کے دستیاب حفاظتی انجکشن لگا دیے جائیں جس سے اس قسم کے ــ مثلاً مردانہ یا زنانہ ــ جرثومے اس کے جسم میں داخل ہوتے ہی کمزور ہو جائیں، اور دوسری قسم کے جرثومے اپنی فطری طاقت کے بل بوتے پر نسوانی نطفہ سے جا ملیں، اس طرح مطلوبہ جنس کو نومولود حاصل کر لینا آسان اور ممکن ہو جائے گا۔ لیکن یہ ہارمونی انجکشن تجرباتی مراحل سے گزر رہی ہیں اس لئے ان افادیت کے متعلق حتمی بات کہنا قبل از وقت ہے۔

مائیکروسورٹنگ یا پری ایمپلانٹیشن جینیاتی تشخیص Preimplantation Genetic Diagnoses

حمل سے پہلے کی تکنیکوں میں (PGD) بھی شامل ہے۔ چونکہ ان کا اسقاط حمل سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس لیے کچھ لوگوں کی طرف سے حمل سے پہلے کی تکنیکوں کو حمل کے بعد کی تکنیکوں سے مختلف اور اخلاقی طور پر زیادہ قابل قبول ہونے کی دلیل دی جاتی ہے۔

PGD کا استعمال IVF کے ذریعے تخلیق کردہ ایمبریو کی جنس کا تعین کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اور اس میں نشوونما کے 3 دن میں جنین سے ایک یا دو خلیات (بلاسٹومیرس) کو ہٹانا شامل ہے۔ اس کے بعد کروموسومل تجزیہ کیا جاتا ہے۔ منتخب ایمبریوز کو 4 یا 5 دن عورت کے رحم میں منتقل کیا جاتا ہے۔ PGD فی الحال سنگین کروموسومل یا جینیاتی عوارض کی شناخت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے لیکن اسے "غیر طبی" جنسی انتخاب کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جس میں صرف مطلوبہ جنس کے جنین کو واپس بچہ دانی میں منتقل کرنے کے لیے منتخب کیا جاتا ہے۔ پی جی ڈی ایک ایسی ٹیکنالوجی ہے جسے جنس کے انتخاب کے لیے استعمال کرنے پر، غیر منتخب شدہ جنس کے جنین کے ساتھ حمل کا تقریباً صفر امکان حاصل ہوتا ہے۔[31]

جنس معلوم ہونے پر اسقاط حمل

آخر میں، جنس کا تعین الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے کیا جا سکتا ہے اور پھر غیر منتخب جنس کی صورت میں اسقاط حمل کر دیا جاتا ہے۔ یہ چین اور ہندوستان میں آج بھی جنس کے انتخاب کی سب سے عام تکنیک ہے۔ انٹرنیشنل فیڈریشن آف فرٹیلیٹی سوسائٹیز کی حالیہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ سروے کیے گئے 105 ممالک میں، سپرم چھانٹنے کی تکنیک یا پی جی ڈی کے ذریعے جنس کے انتخاب کی 15 ممالک میں قانون سازی کی اجازت ہے، 43 ممالک میں اس کی اجازت نہیں ہے اور 15 ممالک میں قانون میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ یہ 26 ممالک میں رائج ہے[32]۔

جنس کے انتخاب کے طبعی و فطری طریقہ دعا و التجا و استغفار

قرآن مجید نے جہاں واضح طور پر یہ بتایا کہ اولاد کی نعمت سے کسی کو نوازنا، خالصتاً اللہ تعالیٰ کی صوابدید و مشیئت ہے، وہیں یہ بھی بتایا کہ اس میں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ کی صوابدید و مشیئت اور مرضی میں تبدیلی کے راستے سجھانا بھی اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے۔ یعنی خالق کائنات سے عاجزانہ درخواست اور دعا عبادت ہی نہیں بلکہ عبادت کا مغز ہے۔ اور نہ صرف اولاد کے حصول میں بلکہ صنف کی تعیین اور مستقبل میں شیاطین کے حملوں سے بچاؤ میں بھی مدد دیتی ہے۔

حضرت نوحؑ کی دعا اور استغفار کے بدلے وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا[33] اور تمہیں خوب پے درپے مال اور بیٹوں میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لئے نہریں نکال دے گا۔ قرآن مجید میں ہمیں حضرت ہود، حضرت ابراہیمؑ، حضرت مریمؑ کے لئے ان کی والدہ کی دعا، حضرت

زکریا علیہ السلام جیسے برگزیدہ پیغمبروں کی اولاد نرینہ کے لئے دعاؤں کا ذکر ہے جو ہمیں تقدیر کے بدلنے کی طرف رغبت دلاتی ہیں۔ اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ مطلوب صنف کی اولاد اللہ نہیں عطا فرماتا تو یقیناً اس میں اللہ باری تعالیٰ کی کوئی حکمت اور مصلحت ہوتی ہے تو اللہ کی حکمت و مصلحت سے راضی ہو جانا چاہیے۔

صنفی انتخاب کی اخلاقی اقدار

اگرچہ جنسی انتخاب کی ٹیکنالوجیز کی کامیاب ترقی واضح طبی اور سائنسی ترقی کی نمائندگی کرتی ہے، لیکن ان کا استعمال معالجین، فلسفیوں اور حیاتیاتی ماہرین کے درمیان شدید اخلاقی بحث کا موضوع ہے۔ جنس پرست طریقوں کی توثیق، جنسی تناسب میں خلل، یا جنسی امتیاز کے بڑھنے کے خدشات نے معاشرے میں ایک ذہنی خلفشار پیدا کیا ہے۔ دنیا بھر میں، غیر طبی وجوہات کی بنا پر جنسی انتخاب کو عام طور پر صنفی امتیاز کے طور پر بیان کیا جاتا ہے (چاہے حمل سے پہلے ہو یا حمل کے بعد)۔ بین الاقوامی انسانی حقوق کے قوانین، قومی قوانین اور ضوابط، اور معروف پیشہ ورانہ انجمنوں کے اخلاقی اداروں کا ایک مجموعہ تجویز کرتا ہے کہ یہ اخلاقی عمل کی خلاف ورزی کرتا ہے اور انسانی حقوق کے اصولوں کے تحفظ اور فروغ کے لیے اقوام کی مشترکہ ذمہ داری کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر

کیا جنس کے لیے انتخاب کرنا کبھی مناسب ہے؟ اسلام میں جنس کا انتخاب صرف خدا پر منحصر ہے۔ قرآن پاک واضح طور پر اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ لِّلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ "وہ (اللہ) جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عورت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے مرد عطا کرتا ہے یا انہیں جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے وہ بڑے علم والا اور کامل قدرت والا ہے۔"[34]

جنس جنین کے انتخاب کا شرعی حکم معاصر فقہاء اور اہل علم کی آرا کی روشنی میں بیان کرتے ہیں:

جواز کے قائلین: یعنی ماں کے پیٹ میں زیر پرورش یا استقرار حمل سے قبل بچے کی جنس کا چناؤ کر لینا شرعاً درست ہے۔ جواز کے قائلین میں اکثر اہل علم شامل ہیں جن میں **مجمع الفقہ الاسلامی** 2007 میں اس نظریہ کی تائید سرکردہ علماء جیسے مصطفی زرقا، یوسف القرضاوی، اور عبد اللہ ابن بیہ وغیرہ نے بھی کی ہے۔ یہ اس صورت میں جائز ہے جبکہ طریقہ کار محفوظ ہے اور یہ طبی علاج عمومی شرعی رہنما اصولوں کی پیروی کرتا ہے[35]۔ اور اداروں میں وزارۃ الأوقاف، کویت۔ المجمع الفقہی الأسلامی رابطہ عالم اسلامی۔ مجلس الافتاء، اردن۔ دارالعلوم، کراچی کا موقف بھی یہی ہے[36]۔

قرآن اور حدیث سے دلائل: اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں حضرت نوح اور حضرت ذکریا کا واقعہ بیان کیا اور بتایا کہ انہوں نے خاص نرینہ اولاد کی دعا کی: وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي

عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّايَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا[37] "مجھے اپنے مرنے کے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے میری بیوی بھی بانجھ ہے پس تو مجھے اپنے پاس سے وارث عطا فرما۔ جو میرا بھی وارث ہو اور یعقوب (علیہ السلام) کے خاندان کا بھی جانشین اور میرے رب! تو اسے مقبول بندہ بنالے۔"

حرج وضرر کی نفی: اللہ تعالیٰ نے شریعت اور دین میں حرج کی نفی کی ہے: وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ[38] اب اگر ایک عورت کے ہاں نو یا دس بچیاں یا صرف بچے ہی پیدا ہوں یا بچے جینیاتی بیماریوں میں مبتلا ہو جائیں اور وفات پاتے جائیں تو جدید تولیدی طریقوں سے ان مسائل سے بچا جا سکتا ہے تو جائز ہے۔

نعمت وزینت اولاد کا حصول واظہار:

اسی طرح قرآن میں ہے: الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ اور انس بن مالک ؓ کی حدیث ہے: "ان الله يحب أن يرى أثر نعمته على عبده، ويكره البئوس اولتباؤس"[39]۔ "بے شک اللہ یہ بات پسند کرتا ہے کہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھے اور وہ مصیبت اور محتاجی (دکھانے) سے نفرت کرتا ہے۔"

دونوں کو ملا کر پڑھنے سے معلوم ہوا کہ اولاد نعمت اور دنیوی زیب وزینت ہے اور اللہ کی باقی نعمتوں کی طرح نعمت جس کا حصول جائز طریقہ سے جائز ہے۔

جائز سبب اختیار کرنا: احادیث میں اختلاف جنس کا سبب بیان ہوا ہے:

فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعَمْ، فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ؟ إِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ، وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ، فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا، أَوْ سَبَقَ، يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ[40]

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، (ورنہ) پھر مشابہت کیسے پیدا ہوتی ہے؟ مرد کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا اور زرد ہوتا ہے، ان دونوں میں سے جس (کے حصے) کو غلبہ مل جائے یا (نئی تشکیل میں) سبقت لے جائے تو اسی سے (بچے کی) مشابہت ہوتی ہے۔“

اس حدیث میں جنس جنین کے اختلاف کے اسباب معلوم ہوئے، اور ان معلوم شدہ اسباب میں سے کسی سنن کو اختیار کرنا شرعا درست اور جائز ہے۔

1۔ جنین کی جنس کا انتخاب فطری طریقوں سے کرنا جائز ہے، جیسے کہ مخصوص غذائیت کے پلان پر عمل کرنا، کیمیکل سے دھونا اور بیضہ کے وقت کے مطابق ہمبستری کے اوقات کا انتخاب کرنا، کیونکہ یہ جائز ذرائع ہیں اور ان میں کوئی تحفظات نہیں ہیں۔

2۔ جنین کی جنس کے انتخاب کے لیے کسی قسم کی طبی مداخلت کا استعمال جائز نہیں ہے، سوائے ان موروثی بیماریوں کے جو کہ مردوں کو متاثر کرتی ہیں یا اس کے برعکس طبی ضرورت کے معاملات میں۔ اس صورت میں مداخلت جائز ہے، قائم کردہ شرعی رہنما اصولوں کے ساتھ، بشرطیکہ ایسا ماہر ڈاکٹروں کی ایک کمیٹی کی بنیاد پر کیا

جائے جس میں کم از کم تین اچھے ڈاکٹروں پر مشتمل ہو، جو ایک میڈیکل رپورٹ پیش کرے جس میں کہا گیا ہو کہ کیس طبی مداخلت کا مطالبہ کرتا ہے تاکہ جنین موروثی بیماری سے متاثر نہ ہو۔

عدم جواز کی رائے: عدم جواز کے قائلین بھی قرآن اور سنت سے دلائل دیتے ہیں۔ اسقاط حمل یا نوزائیدہ قتل طویل عرصے سے جنسی انتخاب کے ذرائع کے طور پر استعمال ہوتا رہا ہے۔ تقریباً 1400 سال پہلے قبل الاسلام عربوں میں جنس کے انتخاب کے لیے شیر خوار قتل کا رواج تھا۔ قرآن کریم نے اس فعل کو بیان کیا اور اس کی مذمت کی۔ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ۔ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ "خدا کے روزِ قیامت زندہ بچی سے پوچھا جائے گا کہ اسے کس جرم کی سزا دی گئی تھی؟"[41]

اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ[42]

"مادہ اپنے شکم میں جو کچھ رکھتی ہے اسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے اور پیٹ کا گھٹنا بڑھنا بھی (ہر چیز اس کے پاس اندازے سے ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی حدیث میں کہ رسول اللہ ﷺ نے غیب کی پانچ چابیوں کا ذکر کرتے ہوئے "بچہ دانیوں" میں جو کچھ ہے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

صنفی انتخاب کی ٹیکنالوجیز کی اس بنیاد پر مذمت کی گئی ہے کہ ان کا اطلاق خواتین کے جنین اور جنین کے ساتھ امتیازی سلوک کرے گا، اس لیے بچیوں کے خلاف مسلسل تعصب، اور خواتین کی سماجی قدر میں کمی آئے گی۔ اسلام میں اس طرح کے امتیازی سلوک کی مذمت کی گئی ہے، جنس کے انتخاب کے لیے پی جی ڈی یا سپرم چھانٹنے کی تکنیک کے اطلاق کی اصولی طور پر حوصلہ شکنی کی جانی چاہیے۔ اسے جنس کے انتخاب کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے جب تک کہ کوئی واضح طبی اشارہ نہ ہو۔

وہ علماء جنہوں نے اس طرح کے عمل کو منع کیا تھا، تاہم انہوں نے متعدد جائز خدشات اور وجوہات کی بنا پر ایسا کیا۔ لہٰذا، یہ واضح استدلال کیا جا سکتا ہے کہ جنس کا انتخاب اپنے طور پر الٰہی آبادیاتی ترتیب میں ناقابل قبول مداخلت اور اسلام کے قانون کے تحت خود ایک باطل ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کا فتویٰ کہ غیر طبی وجوہات کی بناء پر جنس کا انتخاب، جیسے کہ مادہ جنین کے خلاف امتیازی سلوک، خاندانی توازن، اور مرد اور خواتین کے تناسب کو برابر کرنا ممنوع ہے۔ اسلامی نقطہ نظر میں، شریعت کے ضروری مقاصد میں حفظ النسل والنصب شامل ہیں، نہ کہ حفظ الجنس (جنس کا تحفظ)، گو کہ یہ قتلِ عام کے مترادف نہیں ہے لیکن اس میں شامل معاشرتی برائیاں عیاں ہیں۔ یہ جنس کشی کے ممنوعہ عمل کی حمایت یا حوصلہ افزائی کرے گا[43] اسلامک ورلڈ لیگ کی اسلامی فقہ کونسل نے نومبر 2007 میں منعقدہ اپنے 19 ویں اجلاس میں

قانونی قرارداد (فتویٰ) منظور کی، اور خاص طور پر سماجی وجوہات کی بنا پر صنفی انتخاب پر پابندی عائد کی۔ اس نے صرف طبی وجوہات کی بنا پر جنس کے انتخاب کی اجازت دی۔

Cryopreservation اور محفوظ شدہ سپرم کا استعمال اور خرید و فروخت

طبی اصطلاحات میں، کرائیو پریزرویشن' گیمیٹس، زائگوٹس، یا پری ایمبریوز کا جمنا اور ذخیرہ کرنا ہے۔ بنیادی طور پر، cryopreservation دو مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جن مریضوں میں ایک بیماری کی تشخیص کی گئی ہے کہ اس بیماری کے علاج کے نتیجے میں بانجھ پن ہو سکتا ہے۔ نطفہ کو محفوظ یا فریز کر لیا جاتا ہے اور بعد میں مریض کی رضامندی سے بیوی کے بیضہ کی زرخیزی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح، اے آرٹی کے طریقہ کار کے نتیجے میں اکثر اسپیئر پری ایمبریوز کی دستیابی ہوتی ہے جو ماں کے رحم میں منتقل نہیں ہوتے۔ Cryopreservation یا منجمد کرنے کی تکنیکیں پری ایمبریو کو چند سالوں تک ذخیرہ کرنے کے قابل ہوتی ہیں جسے پگھلا کر اسی عورت کے رحم میں واپس لایا جا سکتا ہے جب بھی وہ بچہ پیدا کرنے کا فیصلہ کرتی ہے۔ جنین کو منجمد کرنے کے فوائد یہ ہوں گے کہ عورت کو دوبارہ منشیات کے محرک کے چکر سے گزرنا نہیں پڑے گا، اور اسے محرک ادویات کے مضر اثرات سے بچانے کے لیے جو استعمال کی جاتی ہیں[44]۔

ART پر شیعہ کے نظریات

سنی اور شیعہ مذہبی حکام کے درمیان اسلامی فقہی رائے میں بڑے اختلاف نے ARTs کی مشق میں زبردست اختلافات پیدا کیے ہیں، خاص طور پر ڈونر گیمیٹس کے استعمال کے حوالے سے۔ 1990 کی دہائی کے آخر میں، اسلامی جمہوریہ ایران کے رہبر اعلیٰ آیت اللہ علی خامنہ ای نے ایک فتویٰ جاری کیا جس میں بیضہ کا عطیہ، نطفہ کا عطیہ اور سروگیسی سمیت تیسرے فریق کے عطیات کی مؤثر طریقے سے اجازت دی گئی[45]۔

اب تک دنیا بھر میں 2 ملین سے زیادہ بچے تولیدی ٹیکنالوجیز کی مدد سے پیدا ہو چکے ہیں۔ بہت سے جوڑوں کے لیے، تیسرے فریق کو شامل کرنے کے علاوہ کوئی علاج نہیں ہے۔ حال ہی میں ایران کی پارلیمنٹ سے جنین کے عطیہ کے قانون کی منظوری دی گئی ہے۔ ایرانی قانون یہ ہے (1)۔ ایرانی قانون کا مطلب صرف جنین کا عطیہ ہے اور یہ دوسرے بانجھ جوڑوں کے صرف اضافی جنین کا احاطہ کرتا ہے نہ کہ دونوں گیمیٹ عطیہ۔ (2)۔ جیسا کہ ایران میں پادری رہنماؤں کے حکموں پر گیمیٹ عطیہ کا رواج ہے، ہمارے پاس دونوں گیمیٹ عطیہ کے خلاف کوئی قانون یا قانون سازی نہیں ہے۔ (3)۔ دونوں گیمیٹ عطیہ کے بارے میں بہت سے اخلاقی، قانونی اور مذہبی سوالات ہیں جن کا جواب دینا ہے۔ (4)۔ دونوں گیمیٹ عطیہ کے مقابلے میں جنین کے عطیہ سے متعلق اخلاقی اور مذہبی سوالات کم ہیں۔ اور (5)۔ تازہ ایمبریو کے عطیہ کے لیے ایمبریو شیئرنگ ایک اچھا طریقہ ہے۔[46]

ایران واحد مسلم ملک ہے جس میں عطیہ دہندگان اور ایمبریو استعمال کرنے والے ARTs کو مذہبی حکام نے قانونی حیثیت دی ہے اور اسے قانون کی شکل دی ہے۔ اس نے شیعہ اکثریتی ملک ایران کو سنی اسلامی دنیا کے مقابلے میں ایک منفرد مقام پر رکھ دیا ہے، جہاں تمام قسم کے گیمیٹ عطیہ پر سختی سے ممانعت ہے[47]۔ زیادہ تر شیعہ علماء نے فقہی احکام (فتویٰ) بھی جاری کیے ہیں جو بانجھ پن کے علاج کے طور پر سروگیٹ زچگی کی اجازت دیتے ہیں، اگرچہ صرف قانونی جوڑوں کے لیے۔

خامنہ ای کی قیادت کے بعد ایرانی کلینکس میں، انڈوں، نطفہ اور جنین کے عطیہ کے ساتھ ساتھ سروگیسی کا سلسلہ جاری ہے، جس میں ان کے فتوے کو اخلاقی جواز کے طور پر واضح طور پر دکھایا گیا ہے۔ ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے، ڈونر گیمیٹس کو نہ صرف عطیہ اور شیئر کیا جارہا ہے، بلکہ ایران اور لبنان کے بعض حصوں (بعض شیعہ لبنانی) میں بانجھ جوڑوں کے ذریعے بھی خریدا جارہا ہے[48]۔

بہت سے شیعہ مذہبی حکام اکثریتی سنی نقطہ نظر کی حمایت کرتے ہیں: یعنی، وہ اس بات پر متفق ہیں کہ تیسرے فریق کا عطیہ سختی سے ممنوع ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر، عراق کے آیت اللہ سیستانی نے تیسرے فریق کے عطیہ کی کسی بھی شکل کی مخالفت کی ہے[49]۔ متعدد شیعہ فقہا خامنہ ای کے موقف سے متفق نہیں ہیں اور نہ ہی ڈونر ٹیکنالوجیز کے بارے میں ان کے جائز فتویٰ سے۔ مثال کے طور پر، شیخ محمد حسین فضل اللہ، لبنان کے سب سے ممتاز شیعہ مذہبی اتھارٹی، خامنہ ای کی جانب سے نطفہ عطیہ کرنے کی اجازت سے متفق نہیں ہیں[50]۔ اس کے علاوہ، شیعہ کے دیگر فرقے جیسے غیر ایرانی جعفری، یمن کے زیدی اور اسماعیلی خامنہ ای کے فتوے سے متفق نہیں ہیں۔

مزید برآں، OIC-IFA میں ایران کے نمائندے آیت اللہ محمد علی تسخیری نے بھی اس اکیڈمی کی طرف سے اس موضوع پر جاری کردہ تمام احکام (فتویوں) سے اتفاق کیا ہے۔

حاصل کلام

شوہر کے منی کے ساتھ مصنوعی حمل اور بیوی سے انڈے کا IVF اس کے شوہر کے نطفہ کے ساتھ جس کے بعد فرٹیلائزڈ ایمبریو (جنین) کو بیوی کے بچہ دانی میں منتقل کرنے کی اجازت ہے، بشرطیکہ یہ طریقہ کار طبی وجہ سے ماہر ڈاکٹر کے ذریعے انجام دیا جائے، ان کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ جوڑے کی قانونی اولاد ہے۔ کسی تیسرے فریق کو جنس اور افزائش کے ازدواجی افعال میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ نکاح ایک معاہدہ ہے جو بیوی اور شوہر کے درمیان ان کی شادی کے دورانیہ میں ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تیسرے فریق کے عطیہ دہندہ کو اجازت نہیں ہے، چاہے وہ سپرم، انڈے، ایمبریو یا بچہ دانی فراہم کر رہا ہو۔

- گود لینے کی اجازت نہیں ہے۔ ممنوع طریقہ سے پیدا ہونے والا بچہ اس ماں کا ہے جس نے اسے جنم دیا۔

- اگر طلاق یا شوہر کی موت کی وجہ سے عقد نکاح ختم ہو گیا ہو تو سابقہ بیوی پر طبی امداد سے حمل نہیں ہو سکتا خواہ نطفہ سابق شوہر سے ہی کیوں نہ آیا ہو۔
- فرٹیلائزڈ ایمبریو کی زیادہ تعداد کو کریو پریزرویشن کے ذریعے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ منجمد ایمبریوز اکیلے جوڑے کی ملکیت ہیں اور انہیں یکے بعد دیگرے ایک ہی بیوی کو منتقل کیا جا سکتا ہے، لیکن صرف شادی کے معاہدے کی مدت کے دوران۔
- کثیر جنین حمل میں کمی جان بوجھ کر نہیں کی جانی چاہیے جیسا کہ ART میں ہے، اور اس لیے جنین میں کمی کی اجازت صرف اس صورت میں دی جاتی ہے جب متعدد حمل بے ساختہ ہوئے ہوں اور متعدد ایمبریو کی عملداری کو خطرے میں ڈال رہے ہوں۔
- اگر ماں کی صحت یا جان خطرے میں ہو تو اس کی بھی اجازت ہے۔
- سروگیسی کی تمام شکلیں حرام ہیں۔
- سپرم یا انڈے کے بنکوں کا قیام سختی سے منع ہے، کیونکہ اس طرح کے عمل سے خاندان کے وجود کو خطرہ ہے اور اس سے روکا جانا چاہیے۔
- مستند ڈاکٹر واحد شخص ہے جو اس کی تمام اجازت شدہ اقسام میں طبی امداد سے حاملہ ہونے کی مشق کرتا ہے۔ اگر وہ ممنوعہ تکنیکوں میں سے کسی کو انجام دیتا ہے تو وہ مجرم ہے اور اسے اس کے اخلاقی طور پر ناجائز عمل سے روکا جانا چاہیے۔
- تمام مسلم ممالک میں اس اہم موضوع پر اسلامی فتاویٰ کی واضح پابندی کے ساتھ اے آر ٹی کے لیے ضوابط وضع کیے جائیں۔

حوالہ جات

1 الکہف: 46

2 https://www.who.int/news-room/fact-sheets/detail/infertility

3 McLaren JF (2012) Infertility evaluation. Obstet Gynecol Clin North Am 39(4):453–463. [PubMed]

4 الفرقان:74

5 الذاریات:29؛الحج:55,؛الشوریٰ: 50؛الذاریات:41

6 الذاریات:28-30

7 الأنبیاء:89-90

8 ابی داوٗد، سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب النکاح، باب: کسی بانجھ خاتون سے نکاح منع ہے، دار السلام للطبع والنشر، الریاض، 2000ء، حدیث نمبر: 2050، مکتبہ شاملہ (اردو)۔

9 https://www.medicalnewstoday.com/articles/assisted-reproductive-technology
10 medicalnewstoday.com/articles/assisted-reproductive-technology
11 https://www.ncbi.nlm.nih.gov/books/NBK500175/
12 medicalnewstoday.com/articles/assisted-reproductive-technology
13 ncbi.nlm.nih.gov/books/NBK500175/#ch11.CR4
14 NIPS and the DHS Program 2019, p.181

15 الشوریٰ:49-50

16 مجلہ جامعہ دمشق لعلوم الاقتصادیہ والقانونیہ(،تاجیر الارحام فی الفقہ الاسلامی), المجلد27عدد ثالث 2011

17 Fadel HE (2007) Prospects and ethics of stem cell research: an Islamic perspective. J Islamic Med Assoc 39(2):73–84.
18 Serour GI (2008) op.cit.
19 https://prr.hec.gov.pk/jspui/handle/123456789/12141

20 الروم:21

21 سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب فی وطء السبایا، حدیث:2158۔

22 الأحقاف:15

23 المجادلہ:2

24 بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب البیوع، باب تفسیر المشبھات، دار السلام للطبع والنشر، الریاض، 2000ء، حدیث نمبر:2053۔

25 المؤمنون:5-6

26 دکتور یوسف قرضاوی۔ فتاویٰ معاصرہ۔ قضایا عملیۃ تنتظر احکامھا الشرعۃ۔ شتل الجنین۔ ص:345۔www.qaradawi.net/

27 Alwaqiamagzine.wordpress.com/2014/07/18/womb-on-rent-and-the-islamic-point-of-view/
28 Islamic Law and the Surrogate Mother, Article by Samia MaqboolNIazi Assistant Professor at International Islamic University, Islamabad).
29 https://prr.hec.gov.pk/jspui/handle/123456789/12141
30 Serour GI (2008) op.cit.
31 https://dallasivf.com/fertility-treatments/ivf/sex-selection/
32 https://www.ncbi.nlm.nih.gov/books/NBK500175/#_ch11_Sec11_

33 نوح:12

34 الشوریٰ: 49

35 https://seekersguidance.org/answers/hanafi-fiqh/permissible-use-modern-ivf-treatments-pick-gender-baby/
36 http://irigs.iiu.edu.pk:64447/ojs/index.php/irifikronazar/article/view/3550/1470

37 مریم:5-6

38 الحج:78

39 انو عبداللہ محمد بن سلامۃ القاضی المصری، مسند الشھاب القضاعی،(بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 1407ھ)حدیث:1101۔

40 مسلم بن حجاج القشیری، الصحیح، کتاب الحیض، باب عورت کا احتلام ہو تو اس پر نہانا واجب ہے، دار السلام للطبع والنشر، الریاض، 2000ء، حدیث:710۔

41 التکویر: 8-9

42 الرعد: 8

43 https://prr.hec.gov.pk/jspui/handle/123456789/12141
44 ncbi.nlm.nih.gov/books/NBK500175/#_ch11_Sec11

[45] Serour GI (2013) Ethical issues in human reproduction: Islamic perspectives. Gynecol Endocrinol 29(11):949–952.

[46] https://pubmed.ncbi.nlm.nih.gov/19622248/

[47] Abbasi-Shavazi MJ, Inhorn MC, Razeghi-Nasrabad HB, Toloo G (Spring 2008) The "Iranian ART Revolution": infertility assisted reproductive technology, and third-party donation in the Islamic republic of Iran. J Middle East Women's Stud 4(2):1–28.

[48] https://www.sistani.org/english/qa/01128/

[49] Ibid

[50] Abbasi-Shavazi. op. cit.